پندرہ روزہ
# الہلال
ٹورانٹو ۔ کنیڈا
قیمت ۵۰ سینٹ
۲۵ اگست ۱۹۸۴
۲۹ ذی العقدہ ۱۴۰۴
بیرونِ وطن پاکستانیوں کا ترجمان ۔ شمالی امریکہ میں اردو کا سب سے پہلا اور کثیر الاشاعت اخبار
جلد نمبر ۱۳
شمارہ نمبر ۱۱

# پاکستان کا مستقبل اسلامی مملکت سے ہی وابستہ ہے، عالمی سیمینار

## پاکستان کے مسائل کا ذمہ دار مغرب زدہ طبقہ ہے

## اسلامی تحریک علماء کی قیادت میں ہی اسلامی انقلاب لا سکتی ہے

مسلم انسٹیٹیوٹ کے زیر اہتمام لوکن ہال میں پاکستان کا مستقبل کیا ہے کے موضوع پر عالمی سیمینار سے ... خطاب کر رہے ہیں ... ڈاکٹر کلیم صدیقی، مولانا سلیمان ... خطاب کر رہے ہیں نیچے کی تصویر میں حاضرین بیٹھے ہیں

لندن ۔ پاکستان کے مستقبل پر ایک عظیم عالمی سیمینار کے تیسرے اور آخری دن عالم اسلام سے آئے ہوئے مندوبین نے متعدد قراردادیں منظور کیں۔ یہ عالمی سیمینار مسلم انسٹی ٹیوٹ آف لندن کے زیر اہتمام لندن یونیورسٹی کے لوکن ہال میں ۲۴ تا ۲۶ اگست منعقد ہوا۔ اس سیمینار کی ایک خاص بات یہ تھی کہ پاکستان کے مستقبل پر اس مباحثہ میں نہ صرف پاکستان سے بلکہ تمام عالم اسلام کے علمائے کرام، عظیم مفکر، دانشور اور اسلامی تحریک سے وابستہ خواتین و حضرات نے شرکت کی۔ جن میں مسجد الاقصیٰ کے سابق امام شیخ اسعد التمیمی، ان کے صاحبزادے شیخ نادر التمیمی، لبنان کے محرک عالم دین شیخ ماہر حمود، مصر کی معروف صحافی خاتون صافی ناز کاظم، "در مصر ہی سے ڈاکٹر سید محمد احمد، ناصر عبد الہادی، ناصر اور سعود المولی، ترکی سے فہمی کورو، حسین جیلان اور حسین کرکایا، نائیجیریا سے ڈاکٹر احمد محمد کانی، سوڈان سے ڈاکٹر مدثر عبد الرحیم، ملیشیا سے کوپا کٹی اور فضل اللہ شعیب، انڈونیشیا سے حسن تیرو، اور سنگا پور سے ملک جیعار، پاکستان سے مولانا سلیمان طاہر، مولانا قمر الدین ہاشمی، مولانا عبد الغفور جالوری بلوچ، مولانا عزیز الرحمن، سید حزب اللہ شاہ جیلانی، امان اللہ شادیزئی اور ڈاکٹر موسیٰ جان قابل ذکر ہیں۔

تاریخ میں یہ پہلا موقع تھا کہ پاکستان کے مستقبل پر اس قسم کا مباحثہ ہوا۔ سیمینار میں متعدد قراردادیں منظور ہوئیں۔ جن میں سر فہرست یہ بات تھی کہ برصغیر کے مسلمانوں نے پاکستان کا جو مطالبہ کیا تھا وہ بالکل درست اور حق پر مبنی تھا اور اس تحریک میں قائد اعظم محمد علی جناح نے ایک مثالی کردار ادا کیا۔ سیمینار نے پاکستان میں مغرب زدہ طبقہ کی نشاندہی کرتے ہوئے انہیں پاکستان کے تمام تر مسائل کا ذمہ دار ٹھہرایا۔ اسی طبقہ نے اپنے ذاتی مفاد کی خاطر پاکستانی عوام کو دیدہ و دانستہ ان کے حقوق سے محروم کر رکھا ہے اور پاکستان کو ایک اسلامی مملکت بنانے کے بجائے لادینی (Secular) مملکت بنانے میں کوشاں رہے ہیں۔ یہ اسی طبقے کی خود غرضانہ پالیسیوں کا نتیجہ ہے کہ غیر ملکی طاقتیں پاکستان کے اندرونی حالات پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ اور ملک کو نہ صرف بار بار فوجی آمریت کا مقابلہ کرنا پڑا ہے بلکہ وہ دو ٹکڑے ہو چکا ہے۔ آج ایک اور فوجی آمر ملک پر قابض ہے اور پاکستان ایک بار پھر اپنی حیات اور موت کے دوراہے پر کھڑا ہے۔

سیمینار کی افتتاحی نشست میں مسلم انسٹی ٹیوٹ کے ڈائریکٹر جناب ڈاکٹر کلیم صدیقی نے اپنے خطبہ صدارت میں فرمایا، پاکستان ایک جغرافیائی خطہ ارضی کا نام نہیں۔ لفظ پاکستان دراصل ہر مسلمان کے دل کی دھڑکن کی ترجمانی کرتا ہے۔ دنیا میں پاکستان واحد ملک ہے جو صرف اس لئے بنا کہ اس کو مسلمانوں نے اپنے دینی تشخص کے لئے ضروری سمجھا۔ پاکستان وہ جغرافیائی اور سیاسی جسم ہے جس میں اسلامی طرز حکومت کی روح کو داخل ہونا تھا۔ لیکن مسلم لیگ کے لیڈر جن کے ہاتھوں پاکستان بنا، لادینی (Secular) قومیت کے نظریے کے حامی تھے۔ اور لادینی سیاست کو جانتے اور سمجھتے تھے۔ ان کے ذہن میں اسلامی حکومت کا کوئی واضح تصور نہیں تھا۔

ڈاکٹر صدیقی نے پاکستان کے مستقبل کے لئے لائحہ عمل پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ پاکستان کا مستقبل صرف پاکستانی عوام ہی کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ یہ مسئلہ تمام امت مسلمہ کا ایک اہم مسئلہ ہے۔ امت مسلمہ کا ہر حصہ اور اس کا ہر فرد امت کے ہر دوسرے حصہ اور فرد کے دفاع سے وابستہ ہے۔ مسلمانوں میں صرف عقائد ہی قدر مشترک نہیں ہیں بلکہ تمام مسلمان ایک ہی سیاسی نظریہ اور سیاسی کلچر بھی رکھتے ہیں۔ چنانچہ ضروری ہے کہ امت مسلمہ کے سیاسی مقاصد اور ان مقاصد کے حصول کے لئے ساری امت اور اس کا ہر حصہ مصروف عمل ہو۔

امت مسلمہ کے سیاسی اغراض و مقاصد کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر صدیقی نے مندوبین کی توجہ گذشتہ سال اسلام میں مملکت اور سیاست کے تصور پر ایک عالمی سیمینار کی طرف دلائی۔ اس سیمینار میں مسلمانوں کے مختلف مکاتب فکر کے علماء اور دانشوروں نے شرکت کی تھی اور یہ طے پایا تھا کہ

۱۔ دنیائے اسلام سے ان تمام سیاسی طاقتوں کو جو اللہ اور اس کے رسول کے خلاف ہوں ختم و نابود کیا جائے۔

۲۔ دنیائے اسلام سے وطنیت اور قومیت کے تمام نشان مٹا دیئے جائیں اور خصوصاً قومی سرحدوں کو ختم کیا جائے۔

۳۔ دنیا کی تمام اسلامی تحریکوں کو ایک عالمی تحریک میں منضم کیا جائے تاکہ وہ نئی اسلامی حکومتیں قائم کر سکیں۔

۴۔ دنیائے اسلام کی نئے سرے سے شیرازہ بندی ہو اور نئی اسلامی حکومتوں کو نئے اسلامی اداروں کے ذریعے ایک دوسرے سے منسلک کر دیا جائے۔

جس طرح مسلمان ایک امت ہیں، اسی طرح تحریک اسلامی بھی ایک عالمی تحریک ہے بلکہ درست تو یہ ہے کہ امت مسلمہ خود ہی ایک تحریک اسلامی ہے۔ مسلمانوں کی یہ امت کوئی بے حال و بے مقصد غیر منظم افراد کا بے ہنگم مجموعہ نہیں۔ امت مسلمہ دراصل اس کرۂ ارض پر اللہ تبارک و تعالیٰ کی مرضی اور مقصد کا مظہر ہے۔ اور اسلامی تحریک ہی کسی خطے میں اسلامی انقلاب برپا کر سکتی ہے۔ لیکن اسلامی تحریک کے ابھرنے اور اسلامی انقلاب برپا کرنے کے لئے کچھ بنیادی عوامل کا موجود ہونا ضروری ہے۔ ان ابتدائی عوامل میں سیاسی اور مذہبی بیداری کی دیرینہ روایات، مملکت و معاشرہ میں استبداد اور مظالم کا دور دورہ، مسلمان عوام میں عرصے سے حکمرانوں اور سیاسی نظام کی ناانصافیوں کے خلاف نفرت کے جذبات اور ایک مسلم ملک اور معاشرے پر غیر ملکی تہذیب، تمدن اور سیاست کا غلبہ موجود ہونا لازمی ہیں۔ پاکستان میں یہ تمام عوامل موجود ہیں لیکن اسلامی انقلاب برپا ہونے سے قبل علماء کی قیادت میں ایک عظیم اسلامی تحریک کا ابھرنا بھی نہایت اہم ہے۔ اس کی زندہ مثال ایران میں اسلامی انقلاب کا رونما ہونا اور دار الکفر اور مغرب کی کافرانہ تہذیب اور اس کی سیاسی عیاریوں کی بنیادوں کو ہلا کر رکھ دینا ہمارے سامنے موجود ہے۔ آج پاکستان میں ایک متقی قیادت کا رونما ہونا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ اسلامی انقلاب کے ذریعے ایک اسلامی ریاست کا قیام ہی پاکستان کے وجود کو قائم رکھ سکتا ہے۔

ایک بنیادی حقیقت اب بالکل واضح ہو چکی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ پاکستان کا وجود اسی وقت ممکن ہے جب اس ملک کے عوام ایک اخلاقی، ملی اور دینی منزل کو اپنا لیں اور اس پر مکمل اتفاق رائے اور یکجائی ہو جائے۔

سیمینار میں شریک مندوبین میں سے شیخ اسعد التمیمی، آصف حسین، ڈاکٹر یعقوب ذکی، مولانا سلیمان طاہر، مرتضیٰ پویا، امان اللہ شادیزئی، ظفر بنگش، پروفیسر زاہد حسین، مولانا عبد الغفور بلوچ، مولانا قمر الدین ہاشمی، مولانا عبد الخالق سحر بانی بلوچ، مولانا عزیز الرحمن اور شریف بقا نے بھی اپنے مقالے پیش کئے اور پاکستان کو درپیش مختلف مسائل پر روشنی ڈالی۔

سیمینار کے پہلے دن ہی ایک کمیٹی تشکیل دی گئی تھی جس کے ذمہ سیمینار کی رپورٹ تیار کرنا اور قرارداد پیش کرنا تھے۔ کمیٹی کی رپورٹ اور قراردادیں سیمینار کے آخری دن ۲۶ اگست بروز پیر پیش ہوئیں۔ اور چند ترامیم کے بعد قراردادوں کو اللہ اکبر کے فلک شگاف نعروں کے ساتھ قبول کر لیا گیا۔

کمیٹی کی رپورٹ اور قراردادوں کا مکمل متن

صفحہ نمبر ۲ پر شائع کیا گیا ہے۔

مسلم انسٹی ٹیوٹ آف لندن کے زیر اہتمام لندن یونیورسٹی کے لوکن ہال میں پاکستان کے مستقبل پر عالمی سیمینار کی افتتاحی نشست

مسجد اقصیٰ کے سابق امام شیخ اسعد التمیمی جمعرات کی صبح کو مسلم انسٹی ٹیوٹ لندن کے زیر اہتمام سیمینار میں
انقلاب اسلامی ایران کے موضوع پر اکیڈمی ٹیوٹ آف ایجوکیشن لندن یونیورسٹی میں خطاب کر رہے ہیں

# اسلام بڑی طاقتوں کے چنگل سے نجات دلا سکتا ہے

## لندن میں اسلامی انقلاب کے موضوع پر سیمینار ختم ہو گیا

لندن — مسلم انسٹی ٹیوٹ

### ایران کے اسلامی انقلاب سے

### دشمنان اسلام میں کھلبلی مچ گئی

### مسجد اقصیٰ کے سابق امام التمیمی کا خطاب

### اسلامی نظام حکومت

### پوری امت ہی طے کر سکتی ہے


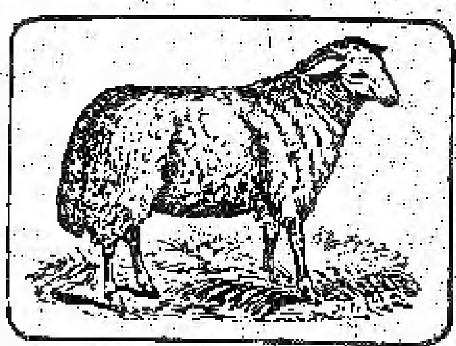

قربانی

سنتِ ابراہیمی

برادرانِ اسلام ۔ ہمارے ہاں ہمیشہ کی طرح اس سال بھی عید قربان کے موقع پر پہلے سے بہتر انتظامات ہیں۔ آپ سے گذارش ہے کہ اس نیک سعادت کے لئے ہمیں اس مرتبہ پھر خدمت کا موقع دیں۔ شکریہ

مذبحہ خانہ میں خصوصی سہولت

ٹورانٹو میں حلال گوشت کی پہلی دکان

Please Visit Us For Halal Meat & Spices

AFRO ASIAN
918 PAPE AVENUE
TORONTO
PHONE: 463-1287

عید مبارک

آپ کی خوشنودی ہمارا شیوہ ہے۔


# افغانستان کا مسئلہ پیدا کرنے میں امریکہ برابر کا شریک ہے

## روس کے ساتھ تصفیے کے امکان کو امریکہ نے سبوتاژ کر دیا، مرتضیٰ پویا

## ایران پر حملے کا حکم بھی امریکہ نے دیا تھا

آرڈی ننس قادیانیوں کی مذہبی آزادی کے منافی نہیں، یہ قرآن و سُنت کے عین مطابق ہے، عدالت کا فیصلہ

# وفاقی شرعی عدالت نے آرڈی ننس کے خلاف قادیانیوں کی درخواستیں مسترد کر دیں

قادیانی مرزا غلام احمد کو نبی، مسیح موعود یا مہدی موعود جو چاہیں تسلیم کریں، انہیں صرف خود کو بلاواسطہ یا بالواسطہ طور پر مسلمان کہنے یا ظاہر کرنے سے روکا گیا ہے

## مسجد کی اصطلاح اور اذان کے الفاظ کے استعمال سے ناواقف مسلمان دھوکہ کھا سکتے ہیں

قادیانیوں کیلئے مسلمانوں کیلئے مخصوص القابات کے استعمال پر پابندی سے آئینی ترمیم کا تقاضہ

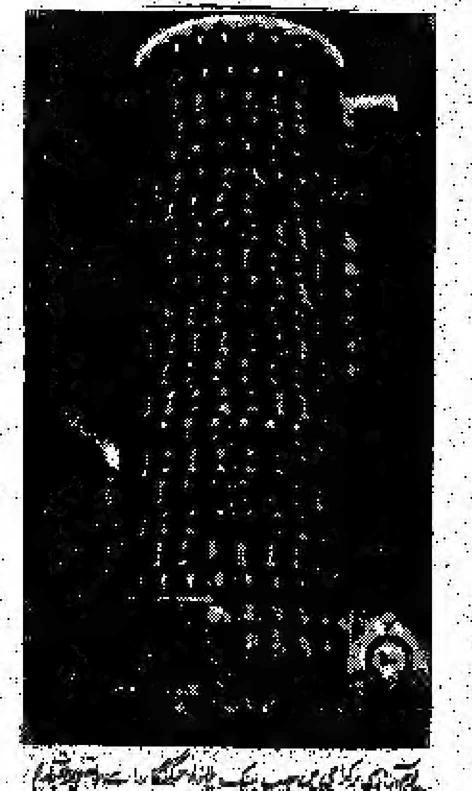

## پھر یکارا مشترکہ پتنگ ٹورنامنٹ کا افتتاح

## پنجاب میں 50 ہزار سے زائد افراد پر مشتمل صلوٰۃ کمیٹیوں کا قیام

## یوم آزادی کے موقع پر نظام صلوٰۃ نافذ کرنے کا اعلان کر دیا گیا

ناظمین کونسلوں کے توسط سے صدر کو رپورٹ پیش کریں گے

نظام صلوٰۃ فوجی آپریشن طریقے سے رائج کیا جائے گا

## اصغر خان اور مصطفیٰ جتوئی کو راولپنڈی لایا گیا تھا

اگلے ماہ وفاقی مجلس شوریٰ کا اجلاس بلایا جائیگا

## فوج کو سیاست سے الگ رہنا چاہیئے، آیت اللہ خمینی

اسلامی جمہوریہ ایران کا انحصار افراد پر نہیں۔ بارودی سرنگیں بچھانے کی سفارش

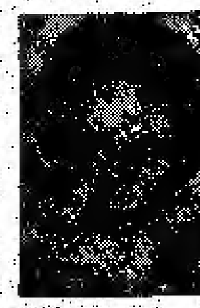

## ایران نے پاکستان سے شہنشاہ کے ہیرے جواہرات واپس کرنے کا مطالبہ کر دیا

چیمپئن شپ والے آنکھیں

## بھنڈراں والا زندہ ہو سکتے ہیں تو ........

پاکستانی اخبارات افواہیں پھیلا رہے ہیں دراندرا، پاکستانی ٹیلیویژن نے مناظر کو توڑ مروڑ کر پیش کیا، امرودھا

دہلی میں پاکستانی جاسوسوں کے گرفتار کرنے کا کوئی واقعہ سامنے نہیں آیا، پارلیمنٹ میں وضاحت

# انتخابات کے بعد مارشل لاء جاری رہیگا

قومی اسمبلی کے ۵ امیدوار کا نام ۵۰ اور صوبائی اسمبلی کے امیدوار کا نام ۳۰ افراد پیش کریں گے، ضیاء کی مدیران سے بات چیت

## انتخابی جلسوں کا انتظام الیکشن کمیشن کرے گا

قصاص و دیت کے بارے میں جامعہ ازہر اور مدینہ یونیورسٹی سے مشورہ لیا جائے گا

## انتخابات سے قبل تمام سیاسی لیڈر رہا کر دیئے جائیں گے

صدر نے نظام حکومت کے بارے میں ریفرنڈم کی تجویز مسترد کر دی

## نظام صلوٰۃ چادر چار دیواری کے منافی ہے

صدارتی حکم پی اعتزاز احسن کا رد عمل

دو معصوم بچوں کو ہتھکڑیاں لگا کر عدالت میں پیش کرنے کے لئے لے جایا جا رہا ہے۔ (فوٹو جنگ)

پتنگ لوٹنے کا شوق معصوم بچوں کو حوالات لے گیا

ننھے ننھے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں لگ گئیں

گھر میں کوئی روٹی نہ پک سکی

مجسٹریٹ نے جسمانی ریمانڈ دینے سے انکار کر کے ملزموں کو رہا کر دیا

بچے ساری رات حوالات میں رہے

۳۰ گھنٹے ناکردہ جرم کی سزا کاٹی

## سانپ کا ڈسوا کر سرور حاصل کرنیوالوں کی تعداد میں اضافہ

اسنیک بائٹنگ کے شوقین نوجوان بے ہوش نہیں ہوتے۔ یہ لت تیزی سے پھیل رہی ہے

## کینیڈا میں انتہا پسند سکھ لیڈروں کی موجودگی پر بھارت کو تشویش

## ”موجودہ مجلس شوریٰ غیر اسلامی ہے“ مفتی نعیمی

”نفاذ اسلام کے سلسلے میں اقدامات اسلام کی روح کے مطابق نہیں“

لاہور۔ مجلس شوریٰ کے ایک رکن مفتی محمد حسین نعیمی نے کہا ہے کہ موجودہ مجلس شوریٰ غیر اسلامی ہے کیونکہ اس کے ارکین اس معیار پر پورے نہیں اترتے جو مجلس شوریٰ کے ارکین کے لئے اسلام نے طے کیا ہے۔ مفتی محمد حسین نعیمی لاہور پریس کلب کے ارکین سے گذشتہ روز خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے مجلس شوریٰ کو غیر اسلامی قرار دینے کا جواز پیش کرتے ہوئے کہا کہ اسلام نے ارکین کے معیار کے لئے تین شرائط عائد کی ہیں۔ اول شوریٰ کے ارکین دیانت دار ہوں۔ ان کے کردار پر کسی قسم کا شبہ نہ کیا جا سکے۔ دوسرے ارکین شوریٰ ذاتی طور پر مشورہ دے سکیں اور تیسرے وہ عوام کے سامنے جواب دہ ہوں۔ مفتی صاحب نے پاکستان میں نفاذ اسلام کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ حکومت نے اس سلسلے میں جو اقدامات کئے ہیں وہ اسلام کی صحیح روح کے مطابق نہیں ہیں۔

پاکستان بھی کی ونڈ کی خریداری کا خواہشمند ہے، ریڈیو انڈیا

روس سے ابھی قیمت طے نہیں ہوئی

دو چینی سائنسدان کہوٹہ کے ایٹمی پلانٹ میں کام کر رہے ہیں، ڈیلی ٹیلیگراف کا دعویٰ

## لاہور پولیس نے بے قصور نوجوان کو ہلاک کر دیا

گورنر ہاؤس کے سامنے رشتہ داروں کا احتجاجی مظاہرہ

## ناظمین صلوٰۃ کا تقرر ۲۰ دن کے اندر کر دیا جائے گا!

## کراچی میں سیاستدانوں کا دو روزہ خفیہ اجلاس ختم ہو گیا

الیکشن سے قبل مارشل لاء کے خاتمے اور انتخابات کے انعقاد کا مطالبہ

پندرہ روزہ
الہلال
سٹوڈانسٹولنیڈا

أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ
سنو! جو لوگ اللہ کے دوست ہیں ان کو نہ خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے (القرآن)

## پاکستان کا مستقبل کیا ہے؟

پاکستان کا مستقبل کیا ہے؟ بظاہر ایک سوال لیکن اصل میں ایک بے رحم حقیقت جس کا سامنا کرنے کا حوصلہ شاید ہی کسی پاکستانی فرد یا جماعت کے پاس رہ گیا ہو۔ پچھلے ۴۷ سال میں پاکستان کے حکمران گروہ نے اپنے مفاد کی خاطر مسلمانان پاکستان کی آرزوؤں اور جذبوں کا جس بے دردی سے خون بہایا ہے اس کا فطری ردعمل اگر کوئی ہو سکتا ہے تو وہ یہی سوال کہ آخر ہمارا مستقبل کیا ہے؟

برصغیر کے مسلمان صدیوں سے نام نہاد مسلمان خاندانی بادشاہتوں، انگریزوں کی غلامی اور ہندوؤں کی سازشوں کے طویل اور کربناک تجربے کے بعد جس سوال سے دوچار ہوئے تھے وہ یہی تھا کہ بحیثیت مسلمان ہمارا مستقبل کیا ہے؟ صدیوں کے غلامانہ تجربات کے حاصل اس سوال کا جواب علامہ اقبال نے مسلمان قوم کے لئے ایک ایسا خطۂ ارضی کی صورت میں دیا کہ جہاں مسلمان مکمل آزادی کے ساتھ خدا اور اسکے رسولؐ کے بتائے ہوئے راستے پر چل کر دنیا کی رہنمائی کا فریضہ انجام دے سکیں۔ مسلمان عوام کی تمناؤں اور آرزوؤں کے مظہر کے حصول کیلئے قیادت کی سعادت محمد علی جناح کے حصے میں آئی۔ جنکی فقید المثال قیادت کے اعتراف کے طور پر پاکستانی مسلمان آج بھی انہیں قائد اعظم کے نام سے پکارتے ہیں اسی قیادت کی دانائی، خلوص اور عزم کے نتیجے میں مسلمان قوم نے گھر بار، مال و دولت اور لاکھوں عصمتوں اور جانوں کو قربان کر کے جس عزیمت اور شعور کی لازوال مثال قائم کی اس کی بنیاد اگر کوئی تھی تو صرف اور صرف یہ نعرہ "پاکستان کا مطلب کیا؟ لا الٰہ الا اللہ"

لیکن پاکستانی مسلمانوں سے زیادہ بدنصیب شاید ہی کوئی ہو جنہیں قیادت کے اعتبار پر سب کچھ قربان کرنے کے باوجود نہ تو منزل ملی اور نہ ہی منزل کا سراغ۔ کہنے کو ایک خطۂ ارض پاکستان کے نام سے وجود میں تو آ گیا لیکن روز اول سے وہی طبقے اس کے سر پر مسلط کر دئیے گئے جن کے بل پر انگریزوں نے مسلمانوں کو غلام بنائے رکھا تھا۔ انگریز نے اپنے اقتدار کے تحفظ کیلئے جس فوج کو منظم کیا تھا اور جو فوج تاج برطانیہ کی وفاداری کا حلف اٹھائے ہوئے تھی وہی فوج "مملکت خداداد" کی حفاظت کی ذمہ دار ٹھہری۔ انگریز نے جس افسر شاہی کو اپنے مقاصد کے حصول کے لئے تیار کیا تھا اسی نوکر شاہی نے پاکستان کی قسمت اپنے ہاتھ میں لے لی۔ انگریز نے تخت برطانیہ کی بقا کیلئے جاگیروں اور مالی نوازشوں کے ذریعے جو مقامی جاگیردار و سرمایہ دار طبقہ تخلیق کیا تھا وہی جاگیردار و سرمایہ دار سیاست کے راستے سے پاکستان کے مالک بن گئے۔

قیادت کی نا اہلی کہیئے یا مسلمانان پاکستان کی سادگی لیکن تلخ ترین حقیقت یہی ہے کہ پوری تاریخ انسانی میں پاکستان کے نام پر کئے گئے بے رحم مذاق کی مثال ڈھونڈے سے بھی نہیں ملے گی۔ عوام نے جس قیادت کو مسلمان جانتے ہوئے اسکے اعتماد پر تن من دھن خدا کی راہ میں داؤ پر لگا دیا تھا اس قیادت کے دل میں مسلمان ہونے کی حیثیت سے انگریزوں اور ہندوؤں کے مقابلے میں مسلمان عوام کے لئے پرخلوص قومی تعصب تو موجود تھا لیکن مسلمان قوم کے اجزائے ترکیبی اور اسکی زندگی کے لئے مطلوبہ عوامل سے یہ قیادت ایسے ہی بے خبر تھی جیسے ترکی کا اتاترک، انڈونیشیا کا سوئیکارنو یا مصر کا جمال عبدالناصر۔ قائد اعظم کی دانائی، خلوص اور عزم کے نتیجے میں ایک کٹا پھٹا ملک تو وجود میں آ گیا لیکن اسلام کے پیغام و اسکی اصل انقلابی روح سے ناواقفیت کے باعث ملک کی قسمت انہی لٹیروں اور ڈاکوؤں کے ہاتھ میں چلی گئی جنہوں نے پہلے انگریز کی غلامی کر کے مسلمان عوام پر آقائی کے نشے لوٹے تھے اور اب انگریزوں کے رخصت ہونے پر ہندو اکثریت کے خوف سے نجات کے بعد امریکہ و برطانیہ کو ہی اپنا آقا و مولیٰ مان کر اپنی سفاکیوں اور مکاریوں کا نیا بازار گرم کر دیا۔ تاج برطانیہ کی وفادار اس فوج، افسر شاہی اور سیاستدان طبقے نے پچھلے ۴۷ سال میں مسلمان عوام کو صرف غلام بنا کر حکومت کرنے پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ اپنی بدکرداری اور امریکہ و برطانیہ کی غلامی کے نتیجے میں بے مثال قربانیوں سے حاصل کئے گئے اس ملک کے جواز کو ہی گم کر دیا ہے۔ اور جب کسی ملک کے قیام کا جواز ہی ختم ہو گیا تو پھر ملک کیسا؟

### گزری ہوئی تاریخ سے سبق لو

**القرآن**

کیا یہ لوگ کبھی زمین میں چلے پھرے نہیں ہیں کہ انہیں ان لوگوں کا انجام نظر آتا جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں، وہ ان سے زیادہ طاقتور تھے اور ان سے زیادہ زبردست آثار زمین میں چھوڑ گئے ہیں مگر اللہ نے ان کے گناہوں پر انہیں پکڑ لیا اور ان کو اللہ سے بچانے والا کوئی نہ تھا۔ (المومن ۲۱)

### قربانی کی اہمیت

**السنۃ**

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو وسعت ہو اور قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ کے نزدیک نہ آئے۔ (احمد و ابن ماجہ)

# عظیم الشان آزمائش

دعوت و عزیمت کی تاریخ میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقام تمام انبیاء کرام میں ممتاز و نمایاں ہے۔ دعوت توحید میں جن مصائب و آلام کا سامنا کیا اور جن آزمائشوں سے وہ کامیاب اور سرخرو ہو کر نکلے اس میں ان کا شاید ہی کوئی ثانی ہو۔

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی پر آشوب زندگی کو ہم دو حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ پہلے مرحلے میں وہ قوم کو دعوت توحید دیتے ہیں، ان کے معبودان باطل کا خاتمہ کر کے دعوت حق دیتے ہیں اور اس کے نتیجے میں اس وقت کے حکمران ان کو جلا کر ختم کر دینا چاہتے ہیں۔ ابراہیم علیہ السلام اس آزمائش میں بھی پورے اترے۔ وہ اللہ کی حفاظت میں رہے جب کہ ان کے دشمنوں کو ذلت و رسوائی کے سوا کچھ حاصل نہ ہوا۔ قرآن کریم نے حضرت ابراہیم کے اس مرحلے کو مختلف مقامات پر پیش کیا ہے۔

دوسرا مرحلہ ہے اس عظیم قربانی کا جسے خلیل اللہ نے ایک سچے خواب کے بعد پیش کیا وہ عظیم قربانی اور اطاعت و وفا کا جذبہ جس کی نظیر نظریات کی دنیا میں ملتی ہے نہ اس کی مثال طویل انسانی تاریخ میں نظر آتی ہے جس کا ذکر سورۃ صافات میں کیا گیا ہے جب انہوں نے کہا کہ:

"انی ذاھب الی ربی سیھدین"

کہ میں اپنے رب کی طرف جاتا ہوں وہ میری رہنمائی کرے گا۔ یہ ان کی ہجرت تھی اپنے رب کی طرف جب انہوں نے اپنے والدین، اپنی قوم، بہن بھائی و عیال، اپنا گھر اپنا وطن، اور اپنی ہر اس چیز کو چھوڑ دینے کا فیصلہ کیا جس سے اس زمین پر انسان کا کسی بھی قسم کا تعلق ہوتا ہے وہ اپنے رب کی اطاعت کے سوا ہر چیز سے ہجرت کر رہے تھے۔ ابراہیمؑ یقین کے ساتھ کہ ان کا رب صراط مستقیم کی طرف ان کی رہنمائی کرے گا اور کٹھن مرحلے پر ان کی حفاظت کرے گا ابراہیمؑ جو اب تک اکیلے تھے۔ انہوں نے صرف اللہ کی رضا کے لئے اہل و عیال، ساتھیوں اور جاننے پہچاننے والوں کو خیرباد کہا تھا۔ ان کا کوئی مونس اور غم خوار نہ تھا۔ وہ یکا و تنہا اس مبارک سفر پر روانہ ہوئے اور اس دوران وہ اپنے ساتھی اور اپنے جانشین کے لیے دعا کرتے ہیں جو خلف صالح ہو۔ فرماتے ہیں:

"رب ھب لی من الصالحین"

"اے رب مجھے صالح اولاد عطا فرما"

ابراہیمؑ جو اپنے پیچھے سب کچھ چھوڑ کر قلب سلیم لے کر اپنے رب کے حضور پیش ہو گئے۔ اس رب نے ان کی دعا قبول کی اور بشارت دی:

"فبشرناہ بغلام حلیم"

اور اس کو ایک بردبار بیٹے کی خوشخبری دی

لیکن ملت اسلامیہ کا بانی ابراہیم خلیل ابھی [illegible] دعاؤں اور التجاؤں کے بعد یہ بیٹا ملا تھا۔ ایک اور آزمائش سے دوچار ہوتا ہے۔ جو تاریخ انسانی اپنی نوع کی [illegible] ہے کہ وہ خواب میں حلیم [illegible] بیٹا [illegible] حقیقی ساتھی و مونس [illegible] خالق حقیقی کے حضور قربان کرنے کا حکم ملتا ہے جب بیٹا اسماعیل باپ کے ساتھ [illegible] چلنے پھرنے کے قابل ہو گیا تو

"بیٹا میں نے خواب دیکھا ہے کہ تجھے ذبح کر رہا ہوں اب بتا تیری کیا رائے ہے"

بیٹا کہتا ہے:

"ابا جان! آپ کو جو حکم ملا ہے اس کی تعمیل کیجئے۔ اگر اللہ نے چاہا تو آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے"

اسماعیل کتنا خوش نصیب تھا جس کا ایمان کتنا قوی تھا۔ ان کا بچپن کتنا پاکیزہ تھا کہ اس ایمان و یقین اور عزم کے باوجود یہ فرمایا کہ

"میرا سب کچھ دیکھنے والا مالک اس کی توفیق سے ہی ہو سکتی ہے اگر اس کی طرف سے ہمت نصیب ہوئی تو میں اس امتحان میں ضرور کامیاب ہوں گا۔"

باپ اور بیٹا ایک مرحلہ اور طے کرتے ہیں۔ فلما اسلما وتلہ للجبین۔ جب وہ دونوں مطیع ہو کر تیار ہو گئے باپ بیٹے کو پیشانی کے بل لٹا کر [illegible] اور چھرا [illegible] سے پہلے باپ اپنے جگر گوشے کو ذبح کرنے کے لئے لٹا دیتا ہے [illegible]

چیزوں کی کوئی حیثیت نہ تھی وہ صرف اللہ [illegible] تھا اور انہیں دیکھنا چاہتا تھا کہ [illegible] ان کے میزان میں ان چیزوں کی کوئی اہمیت نہیں اور پھر جس میزان میں ابراہیمؑ و اسماعیلؑ نے [illegible] اپنے جذبات اور اپنے ایمان کے پاکیزہ [illegible] کر دیا تھا وہاں دیگر تمام محسوسات کی حیثیت [illegible] آزمائش پوری ہو گئی۔ امتحان ہو چکا۔ [illegible] مقاصد پورے ہو گئے۔

ہم نے کہا اے ابراہیم تم نے [illegible] سچ کر دکھایا ہم اس طرح نیکی کرنے والوں کو جزا دیتے ہیں یقیناً یہ ایک کھلی آزمائش تھی اور ہم نے ایک عظیم قربانی فدیہ میں دے کر [illegible] (الصافات)

[illegible] نظر تھا۔ حکمت [illegible] سکھائے کس نے اسماعیل کو آداب فرزندی

## پائندہ تحریریں

### اسلامی اعتقاد

"اسلامی اعتقاد کس چیز کا نام ہے۔ دراصل یہ ایک ایسا اعتقاد اور تصور ہے جس کا پودا انسان کے شعور و ادراک میں اس وقت پھوٹتا ہے جب وہ عقیدہ اسلام کے حقائق کو ربانی ذریعہ کو براہ راست سچائی سرچشمۂ ہدایت (قرآن) سے اخذ کرتا ہے اور جب اس تصور اور اعتقاد کا نقش پوری طرح انسان کے ذہن پر مرتسم ہو جاتا ہے تو پھر اسے اپنے وجود کی حقیقت کا عرفان حاصل ہوتا ہے، جس کائنات میں وہ سانس لے رہا ہوتا ہے اس کی مخفی اور جلی حقیقتیں بھی اسی وقت اس پر منکشف ہوتی ہیں جس زندگی کی بدولت وہ زندہ انسان میں شمار ہوتا اور ان کے ساتھ مربوط ہوتا ہے اس کے پنہاں اور عیاں حقائق بھی اس پر روشن ہو جاتے ہیں اور ساتھ ہی عرفان ذات بھی اسے نصیب ہوتا ہے۔ یعنی وہ خود انسان کی اصلیت سے باخبر ہو جاتا ہے پھر اسی تصور کی بنیاد پر وہ تمام حقائق کے ساتھ اپنے معاملات کی کیفیت متعین کرتا ہے۔ اپنے پروردگار کے ساتھ ایسا رویہ اختیار کرتا ہے جس میں اس کی عبودیت اور بندگی کے نور کا ظہور ہو، کائنات اور کائنات کے قوانین و نوامیس، ذی روح مخلوقات نوع انسانی اور اس کے مختلف اداروں کے بارے میں وہ ایسا رویہ اختیار کرتا ہے جس کی جڑیں اللہ کے دین میں پیوست ہوتی ہیں اور اس تعلیم سے ماخوذ ہوتی ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ انسانوں تک پہنچی ہے۔ جس طرح وہ اپنے پورے مدہ زندگی کے اندر اللہ کی عبودیت و بندگی کا اظہار کرتا ہے اور یوں اس کی زندگی کی تمام سرگرمیوں پر اسی پاکیزہ روشنی کی مہر ثبت ہوتی جاتی ہے"

**سید قطب شہید**

---

پاکستان کے وجود کو یقینی بنانے اور اس پاک سرزمین کے جواز کی جستجو و تعین کیلئے مسلم انسٹیٹیوٹ لندن کے زیر اہتمام لندن میں پاکستان کے علاوہ دنیا بھر سے درد مند مسلمانوں کا ایک اجتماع بلایا گیا۔ اس اجتماع نے ۱۶ اگست سے ۱۸ اگست تک مسلسل غور و فکر اور باہمی تبادلے کے بعد "پاکستان کے قیام کا مقصد، اسکے قیام کی جد وجہد، قیام کے بعد مقصد میں ناکامی اور پھر خود پاکستان کے وجود کی ہی شکست و ریخت کی وجوہات کے بارے میں" جس اجتماعی رائے اور پاکستان کے مستقبل کو یقینی بنانے کے لئے جس جواز کا تعین کیا ہے اس کی تفصیلی رپورٹ الہلال کے اس شمارے میں قارئین کے سامنے پیش کی جا رہی ہے۔ اگر قارئین اس موضوع پر کچھ کہنا چاہیں تو اس مقدس و محترم مقصد کیلئے یہ صفحات حاضر ہیں۔

# سرزمینِ حجاز سے اسلامی آثار کو مٹانے کی ناپاک سازش

حج کسی بھی مسلمان کیلئے سعادت عظیم ہی نہیں بلکہ استطاعت ہونے پر فرض لازم بھی ہے ۔ دنیائے اسلام کے اس عظیم سالانہ اجتماع کا مقصد صرف روحانی تجربات ہی نہیں بلکہ عالم اسلام کو درپیش مسائل کے حل کیلئے موثرترین اجتماعی ذریعہ بھی ہے ۔ لیکن صد عین کی غلامی اور دشمنی ہے اس عظیم اجتماع کو اجتماعی مسائل کے حل کا ذریعہ بننا تو درکنار انفرادی طور پر روحانی تجربے سے مالا مال ہونے کو بھی ناممکن بنا دیا ہے ۔ ملت اسلامیہ کے محور و مرکز پر سعودی خاندان کے ناپاک قبضے اور مسلمانوں کو اجتماعی شعور سے بے خبر رکھنے کی حکایت طویل ہی نہیں کربناک بھی ہے ۔ ادارہ کریسنٹ و الہلال کے صحیفہ ڈائرکٹر جناب لطیف اویسی نے ۱۴۰۲ ہجری میں حج کی سعادت حاصل کی تھی ان کے تلخ مگر ذاتی تجربات و مشاہدات کی رپورٹ قارئین کی نذر ہے ۔

وہ مسلمان جو حج یا عمرہ ادا کرنے حجاز مقدس جاتے ہیں ان کی نگاہِ عقیدت اس پاک سرزمین پر ان نشانیوں کو تلاش کرتی ہے جو رسولِ اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہدِ رحمت کی پہچان تھیں یہ وہ نشانیاں ہیں جو جدوجہدِ نبوی کی اسلامی جدوجہد کی یاد تازہ کرتی ہیں کہ حضور اکرم نے کس طرح کفار و مشرکین کے خلاف جہاد فرمایا۔ یہ انسانی نفسیات ہے کہ وہ موجودہ آثار کو ماضی سے مربوط کرتا ہے علاوہ ازیں یہ ضرورت ہے جس کی تکمیل حج کے عظیم اسلامی اجتماع سے کی گئی ہے۔ منجملہ دیگر ضرورتوں کے اس انسانی نفسیاتی ضرورت کو مناسک حج میں داخل کر دیا گیا ہے۔ لیکن واشنگٹن کے ان لوگوں پر جنہوں نے حجاج کو اس مقدس ماحول سے محروم کرنے کا عمل تیز کر دیا ہے جس کو آج حجاج کرام نگاہیں تلاش کرتی ہیں۔ جدید تعمیرات کے سبب آثار اور نشانیاں تیزی سے معدوم ہوتی دکھائی دیتی ہیں بیرونی دنیا کے مشتاق کہ مکہ مکرمہ اور مدینۃ الرسول کو مغربی شہروں مثلاً فرانسسکو، شکاگو، لندن یا پیرس کی طرز پر ترقی دی جا رہی ہے۔ اگر یہ عمل اسی طرح جاری رہا تو وہ دن دور نہیں جب یہی اسلامی تاریخ یاد دلانے والے مقدس آثار مٹ جائیں گے۔ سرزمینِ مقدس اور متبرک مقامات سے تہی ہو جائے گی جو اسلامی یادداشت کا سرمایہ افتخار ہیں، جن سے ہماری دینی روایات و تاریخ منسوب ہے۔ سعودی حکومت شہر نبوی اور شہر الٰہی کو جدید بنانے کے زعم ناقص میں منظم انداز میں بتدریج تباہ کرنے میں مصروف ہیں۔

شیشے اور کنکریٹ سے ایک بڑی عمارت بنائی گئی ہے جس کا مستانج لندنی طرز کی عمارتوں کی یاد دلاتی ہے۔ اس بلند و بالا عمارت کی تعمیر کا مقصد حجاج کی نگرانی پر کڑی نظر رکھنا ہے۔ یہ وزارتِ داخلہ کی ملکیت ہے اور ۱۹۸۹ء میں کئی مسجدوں کو تجدید کے بعد انہدام کر دیا گیا ہے۔ اس عمارت سے پیغام حضرت بلالؓ سے موسوم "مسجد بلالؓ" کو مکمل طور پر مسمار کیا گیا ہے جو اس عمارت کے عین عقب میں واقع ہے۔ پہاڑیوں پر بڑے بڑے ہوٹل اور فلیٹس بنائے گئے ہیں اور ایک شاہی محل بھی زیرِ تعمیر ہے۔

شہر کو جدید بنانے کا سلسلہ صرف حرم پاک تک ہی محدود نہیں بلکہ میدانِ احد کی وسعتوں میں بھی اب چند چھوٹی چھوٹی قبریں اور ایک چھوٹی سی مسجد باقی رہ گئی ہے۔ اس کے سوا جو کچھ تھا وہ اب تعمیرات کے صفحات میں چل دیا گیا ہے اور یہاں وہ تمام برائیاں اور بداعمالیاں ہو رہی ہیں جو غلط ذہنیت کے صفحات کی مرکزیں کا حصہ ہیں۔ صحابہؓ رسول حضرت سلمان فارسیؓ کا باغ بالکل صاف کر دیا گیا ہے اور کھجوروں کے وہ درخت بھی اکھاڑ پھینکے گئے ہیں جو حضور اکرمؐ نے اپنے دستِ مبارک سے لگائے تھے اور حجاج کرام ان درختوں کے خوشوں سے وہ ایک خرمہ کھانے کی آرزو لئے ہزاروں میل کا سفر طے کر کے حجاز مقدس آیا کرتے تھے یہاں اب سعودی شہزادوں اور امراء کی بیگمات کے عالیشان محلات بن چکے ہیں۔

مدینۃ الرسولؐ کے باقی حصوں کا حال بھی کچھ اس سے مختلف نہیں۔ جہاں کبھی میزبان رسولؐ حضرت ابوایوب انصاریؓ کا مکان تھا وہاں اب وہاں بینک کھڑا ہے۔ وہ مکان تھا جس کے سامنے ہجرت کر کے مدینہ آنے والے رسالت کا ناقہ بیٹھ گیا تھا۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کا مکان چند برس قبل مسمار کر دیا گیا تھا اور آپ کا جسد مبارک پہلے سے لاپتہ جنت البقیع میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ دیگر حصوں میں صورت حال یہ کہ جنت البقیع کو بھی برباد کیا جا رہا ہے۔ مزارات مقدسہ کو مسمار کر کے ہموار کر دیا گیا ہے اور وہاں پر بڑے بڑے ہوٹل تعمیر کئے جا رہے ہیں جن مقدس قبور کو اکھاڑ کر یہاں گندے پانی کے نکاس کے پائپ بچھائے جا رہے ہیں۔ یہ ہوٹل بظاہر وقف کی ملکیت ہیں مگر حکومت کے اعلیٰ افسران کو ٹھیکے پر دے دیئے گئے ہیں۔ جنت البقیع کی حالت زار اب مقام عبرت ہے۔ جگر گوشۂ رسولؐ مقبول حضرت بی بی فاطمہؓ، حضرت امام حسنؓ، حضرت عثمان بن مظعونؓ، امام مالکؒ اور خاندانِ رسالت کے دیگر مقدس مزارات کی پہچان اب ممکن نہیں رہی۔ یہاں شہر بھر کا کوڑا کرکٹ اور غلاظت کو پھینکا جاتا ہے۔ یہ وہ مقام ہے جہاں ایرانی حجاج اکثر گریہ کیا کرتے تھے، یہیں سعودی پولیس نے ایرانی حجاج پر تیغ بے نیام کئے تھے۔

اصل میں سعودیوں نے ایرانیوں کے خلاف نفرت پھیلانے کی مہم کا آغاز حج پر آنے سے کافی عرصہ پہلے شروع کر دی تھی۔ ان کے بارے میں ایسے بے سروپا الزامات لگائے گئے کہ یہ لوگ آتش فشاں لے کر ایرانی حجاج حرم پر حملہ کر کے قبضہ کرنے آ رہے ہیں۔ یہ الزامات سعودی اور عالم اسلام کے دیگر خوشامدی اخبارات میں مسلسل دہرائے گئے اور سادہ لوح مسلمانوں نے ان الزامات پر یقین بھی کر لیا۔ ایرانی حجاج پر تخریب کاروں کا لیبل چسپاں کیا گیا۔ سعودی ٹیلیویژن تو افترا پردازی میں دو ہاتھ آگے ہی بڑھ گیا اور ان حجاج کو دہشت گرد قرار دیا۔ جب ہم جدہ پہنچے تو ہمیں ایک مجرم کی طرح پکڑ کر ایک کمرے میں منتقل کر دیا گیا جہاں ہم تین گھنٹے محبوس رہے۔ یہ کمرہ نہیں بلکہ اچھا خاصا قید خانہ تھا۔ اس کمرے میں کھڑکیاں نہیں تھیں بلکہ ایک بڑا سا آہنی سلاخوں والا دروازہ تھا جس کے باہر مسلح سعودی پولیس کے سپاہی کبھی کبھی اندر جھانک لیتے تھے۔ یہ جدہ کا حج ٹرمینل تھا جسے امریکیوں نے تعمیر کیا ہے اور وہی اسے چلاتے ہیں۔ اسی انداز میں جس طرح وہ سعودی عرب کی باقی دوسری تمام چیزیں چلا رہے ہیں۔ ہم برادر حاجی سے ٹوڈ نٹو میں مل چکے تھے۔ وہ اسلامی آئی ایم ایف کے اجلاس میں شرکت کے لئے آئے تھے جو ستمبر میں ہوا تھا۔

ایام حج میں ایک دوسرے سے بچھڑ جانا معمول ہے مگر برادر حاجی کی معیت میں ہم نے اپنے رفقائے بعض ساتھیوں کے ساتھ فریضہ حج ادا کیا جن کا تعلق نگ اور کچھ جنوبی ایشیاء، افریقی ملکوں سے تھا۔ اور ایسی بھی تحریک اور فعال اور تنظیم نہیں تھی۔ حج ٹرمینل چھوڑنے سے قبل ہم سے ۲۷۵ سعودی ریال فی کس کے حساب سے بطور معلم فیس جبراً وصول کئے گئے۔ یہ کیوں کی ضرورت نہیں کہ معلمی کا پیشہ نام ورانہ ہی یہاں ایک بڑا ڈھکوسلا ہے۔ یہ غنایت خسروانہ در اصل ان ہی کی جانب ہے جو سعودی حکومت کے منظور نظر ہوتے ہیں۔ معلم نہ صرف حجاج کو لوٹتے ہیں بلکہ ان کے پاسپورٹ بھی اپنے پاس رکھ کر ان کو اپنے چنگل میں پھانس لیتے ہیں۔

جب میں نے اپنا لباس اتار کر احرام باندھا تو مجھ پر خلاقِ کائنات کی ہیبت طاری ہو گئی تھی۔ خود کو مالک الملک کے سامنے پیش کرتے ہوئے میں لبیک کہتا تھا۔ مجھ میں تلبیہ پڑھنے کا بھی حوصلہ نہیں پیدا ہو رہا تھا۔ "لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ"۔ میں یہاں حاضر ہوں اے میرے رب۔ تیرا کوئی شریک نہیں مالک میں حاضر ہوں۔" اتنے میں برادر حاجی نے میرا بازو پکڑا اور کہا۔ "برادر لطیف امت اور مسلمانوں کے اتحاد کے لئے دعا کرو!"

ان الفاظ کا میرے کانوں میں گونجنا تھا کہ میرا خدشہ جاتا رہا اور گزرتا ہوا وقت میں نے خود کو پوری امت کا حصہ محسوس کیا۔ اب میں تنہا ایک فرد نہ تھا بلکہ میرا احساس بالکل بدل چکا تھا۔ میں پھیل گیا تھا میرے کانوں کے سامنے بیروت کا قتل عام ہی نہیں پوری امت کی بے بسی گھوم گئی۔ یہ وہ لمحہ تھا جب میں نے دل کی اتھاہ گہرائیوں سے اپنے رب سے حضور جن ظالموں سے نجات پانے اور مسلمانوں کے درمیان اتحاد و یکجہتی کی صدق دل سے دعا کی جن کی تعداد ایک ارب ہے مگر یہ اتنی بڑی طاقت بٹی ہوئی ہے۔

حرم میں داخلے کے متعدد دروازے ہیں جن میں سے بعض اہم یہ ہیں۔ بابِ نبیؐ، بابِ علیؓ، بابِ جعفرؓ وغیرہ ان میں سے ایک دروازہ بابِ ملک عبدالعزیز بھی ہے جو آل سعود کا بانی تھا۔ یہ دروازہ سب سے بڑا اور انتہائی مزین ہے۔ حرم میں داخلے کے ہر دروازہ پر سخت حفاظتی انتظامات ہیں۔ پولیس ہر شخص کی بچی طرح تلاشی لیتی ہے۔ ہر دروازے پر مشتمل رجی تفری تعینات کی جاتی ہے۔ تمام اہم اور کلیدی مقامات پر فوج نظر آتی ہے جو اپنے ہتھیاروں کی نمائش کرتی دکھائی دیتی ہے۔ پولیس حجاج کے ساتھ بڑی سختی سے پیش آتی ہے۔ اکثر یوں ہوتا ہے کہ پولیس والے موٹر سائیکلوں پر آ دھمکتے ہیں اور بلاوجہ حجاج پر ڈنڈے برسا کر چلے جاتے ہیں۔ حجاج یہ مظالم بڑی خاموشی سے پی جاتے ہیں۔

حرم پاک کا اندرونی ماحول بڑا روح پرور ہوتا ہے انسان خود کو اپنے رب کے بہت قریب محسوس کرتا ہے۔ باہر طواف کرتے ہوئے تو عالم ہی کچھ اور ہوتا ہے۔ حرم کے باہر ایک بڑی شاپنگ مارکیٹ کی طرح ہے جہاں تمام جدید ترین اشیاء کی خرید و فروخت ہوتی ہے۔ یہ بازار اشیاء سے بھرا پڑا ہے۔ یہاں حجاج کا تانتا بندھا رہتا ہے۔ مگر جیسے ہی کوئی ایرانی حاجیوں کا گروپ اس بازار کا رخ کرتا ہے سعودی پولیس پہنچ جاتی ہے اور انہیں منتشر کر دیتی ہے جب وہ منتشر ہونے سے انکار کرتے ہیں تو سعودی پولیس ان پر بلا جھجک ٹوٹ پڑتی ہے۔ اس کارروائی کے نتیجے میں متعدد ایرانی حاجی زخمی ہو جاتے ہیں۔ ان میں سے بیشتر کو گرفتار کر لیا گیا حتیٰ کہ ان کے رہنما تک کو نہیں بخشا گیا۔ گرفتار شدگان میں حج کے ایرانی رہنما حجت الاسلام موسوی اور آیت اللہ خمینی بھی شامل تھے جو ایرانی انقلابی کونسل کے ممتاز رکن تھے۔ ایرانی حجاج حج کے اس موقع پر یہ نعرے لگاتے تھے: "اللہ اکبر، مرگ بر اسرائیل اور مرگ بر امریکہ!"

سعودی وزیر داخلہ نے ایرانی رہنما حجت الاسلام خوئینی سے ملاقات کی اور انہیں سیاسی نعرے لگانے سے منع کیا۔ ایرانی رہنما نے وزیر داخلہ کو بتایا کہ لبنان پر صیہونیوں کے اور افغانستان پر روس کے قبضے سے جو تشویش پیدا ہوئی ہے وہ نعرہ بازی ختم نہیں ہو سکتی۔ ایرانی رہنما نے سعودی وزیر داخلہ سے کہا کہ جب لبنان میں صیہونیوں نے مسلمانوں کا قتل عام کیا تو تم نے ان کی طرف انگلی تک نہ اٹھائی اور اب جبکہ مسلمان ان کی مذمت کرتے ہیں تو تمہیں تشویش لاحق ہو گئی ہے۔ سعودی وزیر نے جواب دیا کہ "یہ مسائل مذاکرات سے طے ہونے چاہئیں کیونکہ مسلم عوام بے وقوف اور جاہل ہیں جو ان مسائل کو نہیں سمجھ سکتے۔"

مسلم عوام کی اس توہین کے بعد سعودی دنیا بھر میں معروف ہیں۔ ان کا توہین آمیز رویہ حجاج کے ساتھ کوئی حیرت کی بات نہیں تھی۔ سعودی پولیس حجاج کرام کے بارے میں عموماً ایسے کلمات ادا کرتی ہے: "یہ حاجی بھکاری ہیں۔ یہ بہت غلیظ لوگ ہیں۔"

ایرانی حجاج کا نظام عمدہ اور منظم تھا اسلامی حکومت نے انہیں معلموں کے رحم و کرم پر نہیں چھوڑ دیا تھا۔ اسلامی حکومت نے ان کے لئے رہائش اور خوراک کا بڑا معقول انتظام کیا تھا ان کی رہنمائی اور ٹرانسپورٹ کا انتظام بھی اعلیٰ تھا۔ ایرانی حجاج ستر ستر افراد کے گروپوں میں منقسم تھے۔ ہر گروپ کا ایک لیڈر اور ایک امام تھا جو انہیں مناسک حج ادا کرا رہا تھا۔ پورے حج کے دوران صرف دیکھا کہ تمام ایرانی حاجی میدان عرفات میں یکساں جمع ہوئے۔ یہاں ان کا ایک خطبہ ہوا جس میں اتحاد عالم اسلام امام خمینی کے مندوب نے خطاب کیا۔ خواتین کا بھی بڑا منظم اجتماع تھا جس میں خواتین مناسک کا حصہ بنیں۔ یہ وہ مقام ہے جہاں رسول آخرالزمانؐ نے حجۃ الوداع کا آخری خطبہ ارشاد فرمایا تھا۔ یہ اجتماع صحیح معنوں میں امت واحدہ کا عظیم الشان اجتماع تھا۔ اس میں ذات پات، رنگ و نسل اور قومیت کے تمام اختلافات ختم ہو گئے تھے۔ یہ وہ موقع تھا کہ حجاج میں حج کی اہمیت کا صحیح شعور بیدار کیا جاتا۔ کاش اس بیکراں توانائی کو بروئے کار لا کر اسلامی تاریخ کا دھارا بدلا جا سکے۔

سعودیوں نے حج کے مقدسات خود تراشے ہیں۔ سیاحتی فرض کو وہ حج کے تقدس کے منافی قرار دینا سیکھے ہیں مگر انہیں اس وقت مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی بے حرمتی کا خیال نہیں آتا جب وہ اپنی نفسانی خواہشات کی تکمیل کے لئے تھائی لینڈ اور کوریا کی لڑکیاں درآمد کرتے ہیں۔ اپنی سفلی نفسانی خواہشات کی تکمیل کے لئے سعودی شہزادے، حکام اور تجار فرضی اسلامی ناموں سے مکہ اور مدینہ میں لڑکیاں منگواتے ہیں۔ ان کی عیاشی کا عالم یہ ہے کہ انہوں نے زمانۂ جاہلیت کی رسموں کو اختیار کر رکھا ہے اور کنیز و باندی کی خریداری آج بھی جاری ہے۔ پاکستان، بنگلہ دیش اور ہندوستان سے جس طرح غریب مزدور کشاں کشاں لائے جاتے ہیں اسی طرح لڑکیاں بھی درآمد کی جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ جدہ اور مدینہ میں لڑکیوں کی خریداری کی خصوصی منڈیاں قائم ہیں۔

شراب پر پابندی ہے لیکن امیر سعودی گھرانوں کو ہر قسم کی شراب فراہم کی جاتی ہے۔ ویڈیو کیسٹوں پر عریاں فلمیں عام دیکھی جاتی ہیں۔ دردمند مسلمانوں کا خیال ہے کہ اگر سعودیوں کو یقین ہو جائے کہ مسلمان مسجد نبویؐ کے انہدام کو قبول کر لیں گے تو وہ بخوشی اسے منہدم کر کے اس کی جگہ ایک بڑا سا عیش کدہ تعمیر کرا دیں گے۔

جدید بنانے کی مہم کے باوجود مکہ معظمہ میں حجاج کو پینے کے پانی اور دیگر بنیادی سہولتیں میسر نہیں ہیں۔ حرم کے اطراف میں سہولتوں کا بڑا فقدان ہے۔ سعودی اسٹورز ہر قسم کے غیر ضروری سامان سے بھرے پڑے ہیں مگر حجاج کو پینے کے لئے صاف پانی کی فراہمی کا کوئی بندوبست نہیں۔ پٹرول سستا ہے مگر پینے کا پانی ایک ڈالر میں فروخت ہوتا ہے اور یہ قیمت اصل قیمت سے تین گنا زیادہ ہوتی ہے۔ آتا گول ہونے کے باوجود یہ پانی گرم ہوتا ہے جسے مشکل پیا جا سکتا ہے۔ ایام حج میں ٹیکسیوں کے کرائے آسمان سے باتیں کرتے ہیں اور یہی حال دوسری اشیاء کی قیمتوں کا ہوتا ہے۔ اگر ٹریفک جام ہو جائے تو کوئی ایسا مرکزی مقام متعین نہیں جہاں اس گمشدگی کی رپورٹ کرائی جا سکے۔ بہت سے بوڑھے حجاج میدان حج میں گم ہو جاتے ہیں یا پیدل اور بیماری سے مل لیتے ہیں۔ غریب لوگ سڑکوں اور گلیوں کے سائے میں دھوپ سے پناہ لیتے ہیں جبکہ سعودی عرب کے امراء اپنے ائرکنڈیشنڈ محلات میں محو نشاط ہوتے ہیں۔ یہ وہ منظر ہے جسے دیکھ کر خیال آتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے حجاج کا امتحان ہے۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سرزمین پیغمبرؐ میں ایک صحیح اسلامی حکومت عطا فرمائے تاکہ حج بیت اللہ کے لئے آنے والے مسلمانوں کو ان مصائب و مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ اور وہ حج کے دینی فریضہ کو خوشگوار ماحول کے لئے زیادہ بہتر اور پرسکون انداز میں بجا لائیں۔ آمین۔

# SPECIAL REPORTS

پاکستان کا مستقبل کیا ہے؟

The following is a full text of the resolutions passed by the world seminar on What future for Pakistan?

# Pakistan was right, but it now needs an Islamic Revolution

**Preamble**

A world seminar to consider the question **What Future for Pakistan?** met in London from August 16-18, 1984. It was attended by *ulama*, scholars and others from many parts of the *Ummah*. The seminar heard papers covering the emergence of Pakistan in 1947 and the many problems the country has encountered since then.

The seminar is of the view:

1. That the Muslims of the subcontinent were right to demand and secure a separate State for themselves at the end of the British *raj* in India. In the Muslim struggle for a separate State, Mr M.A. Jinnah's dynamic and firm leadership played a crucial role.
2. That many of the problems of identity and legitimacy that the State of Pakistan has faced have their origin in the use of the secular idea of nationalism to formulate the demand for separate Statehood, and in the non-implementation of the Islamic system in Pakistan. This meant that partition saddled the 'Muslim nation' with a crisis of identity and led directly to the country's dismemberment in 1971.
3. That the westernized elite that has ruled Pakistan since 1947 has failed the country and its people in every respect and has also made the country subservient to the political, economic and strategic interests of the United State of America.

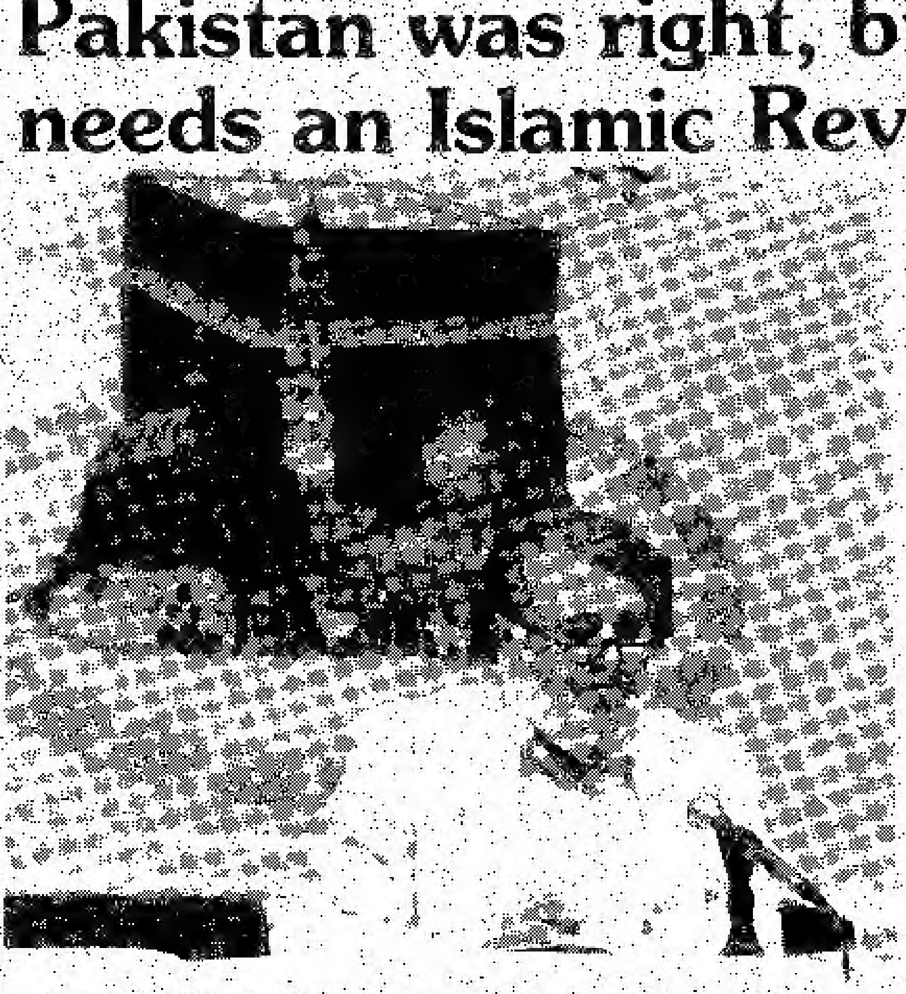

*Dr Kalim Siddiqui, Director of the Muslim Institute, inaugurating the seminar on 'What Future for Pakistan?'*

4. That politics in Pakistan has been secular, devoid of moral content, and an arena for personal and group rivalries. The people of Pakistan have been systematically denied their right to participate in the affairs of their country.
5. That the State of Pakistan continues to be run by a clique of military and civilian bureaucrats in the harshest traditions of British colonialism. This ruling group has opened the country to exploitation and the wholesale importation of corruption from the west in a deliberate attempt to undermine the Islamic foundations of the society and the political culture of the people.
6. That the original moral consensus of the Muslim masses that led to the creation of the State of Pakistan has been abandoned by the country's rulers. This, together with their greed and incompetence, has brought the country to the verge of another crisis threatening its existence.
7. That the present regime in Pakistan is so void of legitimacy that it has no right to speak in the name of Islam. Its present policies of 'Islamization' are calculated to deceive the people, to bring Islam into disrepute, and to divert the people's attention from the oppressive nature of the regime.

**The Future**

The seminar is of the view that the survival of the State of Pakistan is a vital interest of the *Ummah* as a whole and, therefore, the factors that have jeopardised its existence must be eliminated. The future of Pakistan can only be secured in the followed framework:

1. The creation of an Islamic movement taking its inspiration from the Islamic Revolution in neighbouring Iran, leading to a similar Revolution in Pakistan and the establishment of an Islamic State in that country. This will be a new moral consensus reflecting the political culture and the unfulfilled hopes and aspirations of the Muslim masses of Pakistan.

2. The emergence of a *muttaqi* leadership from the ranks of the *ulama* of Pakistan who are close to the people and are prepared to lead a mass movement against the post-colonial order.

3. The new Islamic movement must have a global dimension and must undertake *jihad* against the influence of *kufr* in Pakistan and the forces of *kufr* abroad.

4. The factors of secular nationalism and regimes subservient to the west are a feature common to all Muslim nation-States and only a global Islamic movement can lead the struggle of the *Ummah* against them. □

The following is the text of a position paper prepared by the drafting committee and presented to the seminar on What Future for Pakistan?

# Pakistan has no future as a secular nation-State

## 1. The Creation of Pakistan

This seminar takes the view that the Muslims of the subcontinent were right to desire a separate State for themselves. This desire found expression in the ambiguously drafted Lahore Resolution of the Muslim League in 1940. The Muslim League's acceptance of the idea of a separate State for the Muslims of British India was belated, half-hearted and uncertain. The result was that the Muslim League's demand for Pakistan was ill-defined and lacked precision. This led to the fiasco of the Cabinet Mission Plan, the acceptance of a partition plan that was drafted to the great disadvantage of the Muslim cause, the blind acceptance of the 'Radcliffe Award' of the Boundary Commission, and finally the loss of the State of Jammu and Kashmir.

The Pakistan movement mobilized the Muslim masses of the subcontinent as they had never been mobilized before. For the Muslim masses the demand for Pakistan expressed the deepest emotions of their political culture and consciousness, whose roots are embedded in their memory of the Prophet's State of Medina and that of the Khulafa-e Rashideen. In this sense the Pakistan movement was an 'Islamic movement', though led by a secular political party of the westernized Muslims of British India. Pakistan thus became the first State ever to be created by the popular demand of the Muslim masses in the name of Islam.

## 2. The Leadership of Mr M.A. Jinnah

Mr M.A. Jinnah was clearly the most outstanding Muslim figure on the political scene in the final years of the British *raj* in India. He was a man of integrity and a politician who, between 1940 and 1947, led the Muslim League with great skill, dignity and popular acclaim. Without his leadership Pakistan might never have come into being. The Muslims of the subcontinent rightly called him the Quaid-e Azam.

## 3. Nationalism and Pakistan

Nationalism is a political philosophy developed in Europe as a secular alternative to the influence of Christianity. The European powers also introduced nationalism to their colonies. Throughout their long history of political dominance in many parts of Asia, Africa and Europe, Muslims never used nationalism as a political identity or popular emotion. The European powers used nationalism to stir popular resentment among the Arabs against the 'colonial' rule of the Turks in their drive to break up the Uthmaniah 'Empire' and to destroy the *khilafah*. In both aims they succeeded. As subsequent events have shown, nationalism has in fact destroyed both Turks and Arabs, and has obscured the political identity of the Muslims.

Nationalism was introduced to the subcontinent by the British rulers through the Indian National Congress, founded by an Englishman in 1885. At first only Hindus were attracted to Indian nationalism. The expression of the separate political identity and aspirations of the Muslims of the subcontinent in terms of 'Muslim nationalism' was necessary because the secular leadership of the Muslim League could not express the separate identity of the Muslims of the subcontinent in terms of Islam. The use of nationalism for the formulation of the demand for Pakistan as an expression of the Islamic political culture of the Muslim masses of the subcontinent contained within it the seeds of Pakistan's own destruction. This has been demonstrated by the rise of Bengali nationalism in East Pakistan and the dismemberment of Pakistan as created in 1947. Similar tensions are found today in the remaining 'minority provinces' of Pakistan.

For the survival of Pakistan it is necessary that the people of Pakistan abandon nationalism and assert their identity in Islam as an integral part of the *Ummah*. This committee notes that two recent world seminars held in London and attended by *ulama* and other scholars representing all schools of thought in Islam have described territorial nationalism as *kufr* and *shirk*.

## 4. Politics in Pakistan

Politics in Pakistan have always been secular and devoid of moral content. The Muslim League in India had been a political grouping of the Muslim upper classes since its formation in 1906. Between 1940 and 1947 it represented the political emotions and aspirations of the Muslim masses of the subcontinent as well. Pakistan had no sooner come into being then the Muslim League abandoned the Muslim masses and once again represented only the upper classes, now the ruling classes, especially the feudal lords and other powerful urban interests. The rivalries for power within the ruling class led to the destruction and fragmentation of the Muslim League and to the mushrooming of political parties. None of the political parties has secured a popular base among the Muslim masses of Pakistan.

The Muslim officers serving in the civil service of British India, or in the British Indian Army, played little or no part in the Pakistan movement. After Pakistan was created, however, these officers emerged as a powerful political grouping in the new State. The fragmentation of secular politics has led to the take-over of the new State by military officers and the civil service. These officers, trained in the colonial tradition of 'good government', a euphemism for oppression in the name of 'law and order', have gone on to inflict tyranny on the people of Pakistan on a scale previously unknown.

The basic problem of political legitimacy remains unresolved. The political and administrative structures of the State remain 'colonial' in style and content. None of the political, economic and social problems of the people of Pakistan has been solved. The total incompetence of the politicians, the career officers and the ruling classes, all belonging to a westernized elite, has created new and even more intractible problems for the people of Pakistan.

The dismemberment of the State of Pakistan in 1971 was a direct result of rivalries within the ruling groups of the westernized elite who had no commitment to the moral consensus of the Pakistan movement between 1940 and 1947. The rulers of Pakistan have systematically destroyed the moral consensus that was the foundation of the State of Pakistan. The two most outstanding examples of this are the closing of the doors of Pakistan on the Muslims of India and the refusal of the rulers of Pakistan to accept those in East Pakistan who, after 1971, wished to live in Pakistan.

In foreign policy the westernized elite that has ruled over Pakistan has sought security in subservience to the west, especially the United States of America. At first the USA used Pakistan in its Cold War confrontation with the Soviet Union, subsequently leaving Pakistan at the mercy of India. The rulers of Pakistan did not want to involve the Muslim masses of Pakistan either in the government of Pakistan or in the defence of Pakistan. Their preference for a small, professional army, equipped by the United States, has failed to deter repeated invasions by a vastly superior India. In the 1971 crisis, which was largely engineered by political groups within Pakistan, the west actually helped and encouraged India to invade and set up Bangladesh.

The present regime continues to follow the same two traditional prongs of domestic and foreign policy: oppression of the Muslim masses at home and subservience to the United States of America.

## 5. The future of Pakistan

Pakistan, clearly, has no future as a secular nation-State. Its existence is threatened by both internal and external factors. Internally the loss of the great moral consensus that achieved Pakistan has left the country weaker, morally exhausted, and uncertain of its future.

However, in the world of Islam as a whole there has been a powerful re-assertion of the political role of Islam. The Islamic Revolution in neighbouring Iran has overcome problems of internal repression and foreign domination. The era of separate, regional and 'national' Islamic 'parties' and 'movements' is over. A global Islamic movement capable of defeating secular regimes is now taking shape.

Depsite the monumental failures of the westernized ruling classes in Pakistan, their political parties and various regimes, the people of Pakistan remain firmly committed to Islam. The Muslim masses of Pakistan, together with the *ulama*, are capable of bringing about an Islamic Revolution as total and powerful as that of Iran. The State of Pakistan and its people are an integral part of the *Ummah* and their future is of concern to all Muslims everywhere. The defence of Pakistan is a shared responsibility of the *Ummah*. An Islamic Revolution in Pakistan, following the example set in Iran, is the only destiny that can save the State of Pakistan from further disintegration. An Islamic Revolution in Pakistan will give the State and its people a new and more profound moral consensus; it will rid the country of the post-colonial structures of government, capitalist and feudal exploitation, all traces of foreign domination and western-induced corruption and moral degradation. Above all, an Islamic Revolution in Pakistan will lead to the setting up of an Islamic State following the example of the State established in Medina by the Prophet, upon whom be peace. That this can be done in today's conditions despite the opposition of the global power of *kufr* has been demonstrated conclusively in Iran. The invincibility of the mobilized power of the Muslim masses was first demonstrated in the Pakistan movement itself. When the power of the Muslim masses of Pakistan is again mobilized, this time under a *muttaqi* leadership, the outcome will be the emergence of a new invigorated society that shall transform itself from its present state of rampant corruption to *taqwa*. The new Islamic State, born of an Islamic Revolution, will be able to defeat and expel all the domestic and foreign enemies of Islam. □

# ورلڈ کپ ہاکی چیمپئن ایشین گیمز ہاکی چیمپئن اولمپکس ہاکی چیمپئن

## ۱۶ برس بعد پاکستان پھر اولمپک چیمپئن بن گیا

### اولمپک ہاکی میں پاکستان کی کارکردگی

| سال | شہر | میڈل | کپتان |
|---|---|---|---|
| ۱۹۵۶ء | میلبورن | سلور | عبدالحمید حمیدی |
| ۱۹۶۰ء | روم | گولڈ | عبدالحمید (حمیدی) |
| ۱۹۶۴ء | ٹوکیو | سلور | منظور حسین عاطف |
| ۱۹۶۸ | میکسیکو | گولڈ | طارق عزیز |
| ۱۹۷۲ | میونخ | سلور | اسد ملک |
| ۱۹۷۶ | مانٹریال | برانز | رشید جونیئر |
| ۱۹۸۴ | لاس اینجلس | گولڈ | منظور جونیئر |

## بھارتی ٹیلیویژن نے ہاکی فائنل براہ راست نشر کیا

## سرفراز نواز لاہور سے انتخاب لڑیں گے

## پاکستان نے اولمپک ہاکی فائنل جیت کر طلائی تمغہ حاصل کرلیا

حسن سردار نے دس گول کرکے عزیز ملک کا ریکارڈ برابر کردیا

## قومی ہاکی ٹیم کا وطن واپسی پر والہانہ استقبال

پرجوش ہجوم نے منیجر اور کپتان کو کندھوں پر اٹھا لیا

## ویسٹ انڈیز کی ٹیم نے انگلستان کے خلاف پانچوں ٹیسٹ جیت کر نیا ریکارڈ قائم کردیا

### لاس اینجلس میں بھارتی ہاکی ٹیم کی ناکامی

پارلیمنٹ میں ممبروں کا غم و غصہ

## حنیف خان کو بھی حسن کارکردگی کا ایوارڈ دیا گیا ہے

قومی ہاکی ٹیم کے ارکان کو پلاٹ اور ترقیاں دینے کا اعلان

### انگلستان کی کرکٹ کا "انتقال پر ملال"

### منظور جونیئر کے لئے سعادت حج

• حلال گوشت • حلال مرغیاں

اور تازہ ترین سبزیاں ہر روز حاصل کرسکتے ہیں

الفلاح عید مبارک

ALFALAH GROCER
2783 Dundas St. West
Toronto, Tel. 762-1633

## مختصر اشتہارات

مختصر اشتہارات کا معاوضہ صرف 10 ڈالر ہے جس کی ادائیگی پیشگی ضروری ہے

ٹورانٹو یونیورسٹی میں پی ایچ ڈی کے ۳۲ سالہ پنجابی طالبعلم کے لئے مناسب رشتہ مطلوب ہے ۔ لڑکی کے والدین کے ٹورانٹو میں عارضی قیام کے باعث فوری رابطے کی درخواست ہے ۔

Rizwan (416) 690-7294

۳۲ سالہ پاکستانی لڑکی، تعلیم بی اے کے لئے ۳۵ تا ۴۰ سالہ سنی پروفیشنل کا رشتہ مطلوب ہے ۔

گرین کارڈ کے حامل دو پاکستانی سنی مسلم، تعلیمیافتہ، پروفیشنل برسر روزگار لڑکوں کے لئے اعلیٰ تعلیمیافتہ اور ۲۱ تا ۲۹ سالہ خوبصورت لڑکیوں کے رشتے درکار ہیں ۔

الہلال کی معرفت رجوع کیجئے ۔

N c/o al-Hilal

اسلامی اقدار کے حامل اخلاقی و معیاری رشتوں کے خواہشمند مندرجہ ذیل پتہ پر اعتماد کے ساتھ لکھیں ۔ (خدمات فی سبیل اللہ ہیں)

Br. Hasan,
P.O. Box 503,
Station 'A',
Toronto, Ont.
M5W 1E4

ایٹوبی کارپبلک سکول اسکاربرو میں شام کی کلاس میں قرآن پاک کی تعلیم دی جاتی ہے ۔ موسم گرما میں صبح اور شام کی کلاسوں کے ذریعے اپنے بچوں کو قرآن پاک کی تعلیم دلوانے کے لئے جناب قاضی این بخش سے (416) 282-6803 پر رابطہ قائم کریں ۔

SHIBLEE CANADA
Offset/Letterpress
PRINTING
Office/School
STATIONARY
Audio/Video & Phone
ACCESSORIES
Fabrics/Ready made Pakistani
LADIES GARMENTS
SEWING (for ladies) AVAILABLE
Mon — Sat 10am-6pm
SHIBLEE CANADA
988 Danforth Ave (at Donlands)
Toronto, Ont. M4J 1L9
(416) 465-9726

# اندرا گاندھی نے عدم جارحیت کا معاہدہ کرنے سے صاف انکار کر دیا

پاکستان میں اسلحہ کے ڈھیر لگائے جا رہے ہیں اور یہ اسلحہ بھارت کے سوا کسی کے خلاف استعمال نہیں ہوگا۔ پارلیمنٹ میں تقریر

## پاکستان کی توپوں کا رخ ہماری جانب ہے

تعلقات بہتر ہونے سے قبل کوئی معاہدہ ممکن نہیں

## فلپائن میں فوج نے تین سو حریت پسند مسلمانوں کو شہید کر دیا

### مسلمانوں کی بستیاں جلا دی گئیں، گھر لوٹ لئے گئے

ہزاروں مسلمان دوسرے اضلاع کی طرف ہجرت کر گئے

### اندرا کے خلاف انتخابی اتحاد

### پاکستان کو ریں نہیں الجھنا چاہئیے

### صدام حسین کا خاتمہ لازمی شرط ہے


# Canada is now paying a lot more to old age pensioners in need.

حکومت کینیڈا نے بوڑھے امیگرنٹ اور تنہا افراد کی امداد میں اضافہ کر دیا ہے۔

اگر آپ کی عمر ۶۵ سال ہے اور آپ گزشتہ دس سال سے کینیڈا میں مقیم ہیں تو آپ اس امداد کے حقدار ہیں۔ مزید برآں ہم بوڑھے امیگرنٹس کو جو کہ بڑھاپے کی پنشن کا کچھ حصہ لیتے ہیں انکو ضرورتمند ہونے کی صورت میں اب پوری پنشن کی ضمانت دیتے ہیں۔ اگر آپ اس وقت بڑھاپے کے تحفظ اور یقینی آمد کے فوائد وصول کرتے ہیں تو آپ کی امداد میں فوری طور پر خود بخود اضافہ کر دیا گیا ہے۔

تنہا پنشن پانے والے افراد جو کہ "یقینی آمدن" اور اپنے خاوند یا بیوی کے الاؤنس وصول کر رہے ہیں ان کی امداد میں ۵۰ ڈالر ماہانہ کا اضافہ کیا گیا ہے۔ اس امداد میں ۲۵ ڈالر کا اضافہ جولائی سے اور بقیہ ۲۵ ڈالر کا اضافہ دسمبر سے کیا گیا ہے۔

اپنی امداد میں اضافے کو یقینی بنانے کے لئے اپنے مقامی دفتر یا درج ذیل پتہ پر رجوع کیجئے۔

Income Security Programs
P.O. Box 9750
Ottawa, Ontario
K1G 4A6

Health and Welfare Canada | Santé et Bien-être social Canada

Canada

# خواتین

## تحریک آزادی نسواں۔ اغیار کی ناپاک سازش

عورت بچی اور حالت کی حیثیت نہیں جو ...
واکرتی ہے۔ پریس، ریڈیو اور سینما کے ذریعے
ہونے والا آزادی نسواں کا پروپیگنڈا اسے حقیر
گردانتا ہے جو خواتین گھر کے کام کاج اور
بچوں کی پرورش میں اپنا وقت صرف کرتی ہیں۔
پروپیگنڈا اسے قوم کی نصف افرادی قوت کا ناجائز
ضیاع اقتصادی ضیاع قرار دیتا ہے۔ حالانکہ جو کچھ
سرکاری سرپرستی میں صرف ہے کہ مخلوط تعلیم،
جس کے نتیجے میں اختلاط مرد و زن کے تباہ کن
اثرات مترتب ہو رہے ہیں، بہت سے معاشرتی
مفاسد کی ذمہ دار ہے۔ مخلوط تعلیم کی بنیاد اس
خیال پر ہے کہ مرد و زن کے درمیان فطرتاً کوئی
فرق و امتیاز نہیں ہے اور دونوں کو گھر سے
باہر یکساں نوعیت کے کاموں کی تربیت دی جانی
چاہیے تاکہ وہ بعد وقتی ذریعہ معاش اختیار کرنے
کے قابل ہو سکیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ مخلوط درسگاہوں
میں تعلیم پانے والی لڑکیاں ازدواجی زندگی اور
گھریلو ذمہ داریاں سنبھالنے کی تربیت شاذ و نادر
ہی پاتی ہیں۔ ...

حریم جمیلہ

## الله جانے قربانی کا بکرا کون ہے

تحریر: عشرت جہاں احمد

"انکے یہاں کی رسم ہے، پوری نہ ہوئی تو خاندان میں ناک کٹ جائیگی!"

اور نماز ختم کرکے جھروکے پہ نظر ڈالی بات سمجھ چکے تھے۔ اس نے یقیناً میرے انتظار میں کھانا نہیں کھایا۔ چونکہ نئی اسپیڈ میں اسکوٹر دوڑاتا ہوا گھر پہنچا تو امی وقت کی نماز میں مشغول تھیں میں نے جلدی جلدی کپڑے تبدیل کیے اور ٹھنڈے ٹھنڈے پانی سے منہ پر چھینٹے مارے۔ آنکھوں میں ... آتے ہی اس نے مجھے بہت خبریں سننے کو ... ابھی امی جان اپنی نماز ختم کرکے آ گئیں۔ خبر نامہ کا وقت ہو چکا تھا ... ان کی طرف متوجہ ہو گیا۔ ... جی کیا حکم کرتی ہوں؟ انہوں نے حسب عادت اپنا مخصوص جملہ دہرایا ... کھانے سے فارغ ہو کر بیٹھا ہوں۔ ... باورچی خانے کی طرف چلی گئیں۔

کھانے کے دوران امی خاموش تھیں اور میں مسلسل ... سارے دن کی روداد اور دوستوں کے ساتھ ... لطیفے ... سے فارغ ہو کر ... بیٹھے ہوئے بولیں۔

... "الله تیرا بھلا کرے" ...

"میں نے اعتراض کیا تو انہوں نے ناک کا مسئلہ بنا لیا" ... ان کے یہاں کی رسم ہے، پوری نہ ہوئی تو ... ان کی ناک کٹ جائے گی۔ آپ نے بکرے کا انتظام نہ کیا تو مجھے اپنی جیب سے کرنا ...

## عید کیلئے نئے نئے ذائقے!

### کوفتہ پلاؤ

**سامان:** قیمہ آدھا سیر، چاول آدھا سیر، گھی ایک پاؤ، دہی آدھا پاؤ، لہسن ایک گٹھی، پسا ہوا گرم مصالحہ ایک چمچہ، ...

**ترکیب:** قیمہ دھو لیں۔ لہسن ... پیس لیں ... آدھی پیاز ... چاول صاف کرکے بھگو دیں۔

قیمے میں پسا ہوا پیاز، ادرک، گرم مصالحہ، نمک، مرچ اور ... ملا کر ... گولیاں بنا کر تل لیں۔

باقی گھی میں پیاز سرخ کریں ... پسا ہوا لہسن، ادرک، دہی اور نمک ڈال کر ... بھونیں ...

### گوشت کا سوپ

**گوشت:** ایک کلو، لہسن: ایک گٹھی، پیاز: ایک عدد، ثابت: ... الائچی: چار عدد، ادرک: ۲۵ گرام، لونگ: تین عدد، بڑی الائچی: دو عدد، کالی مرچ: چند عدد، پانی: ...

### چانپ

### گوشت کا اسٹو

### کلیجی

### تیز اور آسان طریقے سے ران روسٹ کریں

قارئین کو عید مبارک

## خوشی کا تہوار

اُداس لمحو، غزل سناؤ
محبتوں کا پیام لاؤ
کوئی تڑپ جھرمٹ میں چھپے
خداں رُت میں
کہیں تو کوئی گلاب مہکے
کوئی تو رنگوں کا خواب آئے
کہیں تو خوشبو کا باب آئے
کوئی تو وعدہ یاد آکر سخن جگائے
کوئی تو تحریر لفظ آکر خموشیوں کا طلسم توڑے
کوئی تو نغمہ شام جال کے کواڑ کھولے
کوئی تو گھنگھرو کھنک کے بولے
اُداس لمحو، غزل سناؤ
غزل سناؤ کہ ان لمحوں کا زنگ اُترے
ملول چہرے پہ رنگ اُترے
کہ عید کا دن اداسیوں میں گزر نہ جائے
کسی کی یادوں سے ہی گلے مل کے
اہتمام جنون رسوائی کچھ تو کر لیں
خوشی کا تہوار ہے
پذیرائی کچھ تو کر لیں

فارغ بخاری


جدہ۔ راولپنڈی۔ لاہور۔ لندن۔ بمبئی۔ دہلی۔ ڈھاکہ

عید مبارک

ٹکٹ اور دوسری معلومات کے لئے

ہماری خدمات حاضر ہیں

M & J TRAVEL

1240 BAY STREET
TORONTO ONTARIO M5R 2A7
TEL. 960-8346 / 960-8475

# ادب و ثقافت

## منفرد لہجے کے شاعر

# مرتضیٰ برلاس

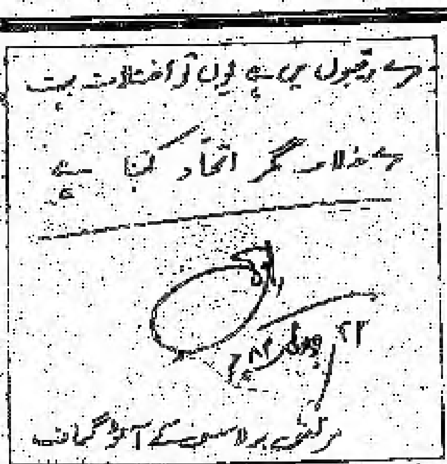

نام :۔ مرتضیٰ بیگ برلاس

پیدائش :۔ مراد آباد (انڈیا) ۱۹۳۴ء

شاعری کا آغاز :۔ ساتویں جماعت سے ۔ باقاعدہ ۱۹۵۰-۵۱ء سے

تعلیم :۔ ایم ایس سی (ریاضی) آگرہ یونیورسٹی

ذریعہ معاش :۔ [illegible]

پاکستان آمد :۔ ۱۹۵۶ء

سرکاری ملازمت :۔ ۱۹۶۰-۶۱ء ۔ پی سی ایس کے مقابلہ کا امتحان پاس کر کے بطور اسسٹنٹ کمشنر ڈیرہ اسماعیل خاں تقرر

موجودہ عہدہ :۔ ڈپٹی کمشنر (بہاولپور)

مجموعہ کلام :۔ تیشۂ کرب ۔ نئے مجموعے کی تیاریاں مکمل ، نام ابھی طے نہیں ہوا۔

س : شاعری کے محرکات کیا تھے؟

ج : بچپن یا لڑکپن سے شاعری کی طرف مائل ہو گیا تھا ۔۔۔ [illegible]

س : اصلاح کس سے لی؟

ج : کسی سے بھی نہیں۔

س : اب تک کتنی شاعری کر چکے ہیں؟

ج : [illegible]

س : آپ شاعری کو کیا حیثیت دیتے ہیں؟

ج : [illegible]

[illegible]

## میں نثری نظم کو نظم ہی نہیں سمجھتا

## منی بکرا

[illegible]

(کارٹونسٹ جمشید انصاری کی تحریر سے اقتباس)

## غریب الوطن کی عید

(احمد ریاض)

پردیس میں اس سال بھی عید آئی ہے
پلکوں پہ پھر اشکوں کو سجا لائی ہے
آنسو ہیں کہ تھمتے ہی نہیں ہیں ظالم
ایسے میں جو احباب کی یاد آئی ہے


مذبح خانہ میں جانور خود ذبح کرنے یا اپنے سامنے ذبح کرانے کے خواہشمند حضرات کے لئے خصوصی سہولتیں مہیا کی جاتی ہیں۔

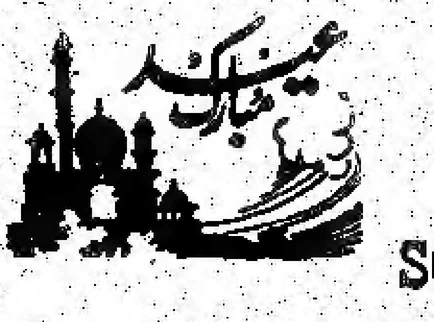


New Store in
SCARBOROUGH
3258 Lawrance Ave. East
(One block East of McCowan)

HALAL MEAT
spicetown
2210 DUNDAS STREET WEST
(Near Jami Mosque)
PHONE: (416)532-8267

fortnightly **al-Hilal**
Vol.13 No.11 August 25, 1984 **50 ¢**
Ph: (416) 474-9292, 493-4374
338 Hollyberry Trail
Willowdale, Ont.
Canada M2H 2P6
Editor: **S. Sajjad Hyder**
Managing Dir. **M. Lateef Owaisi**

افغانستان نے پاکستان پر حملوں میں کلسٹر بموں کا استعمال شروع کر دیا

# پاکستان پر افغان توپخانے اور طیاروں کی بمباری

## کابل حکومت کو سنگین نتائج سے خبردار کر دیا گیا

### جارحانہ کارروائیوں سے پاکستان میں ۴۰ افراد ہلاک ہو چکے ہیں

اسلام آباد — افغان مسلح افواج ...

[illegible]

## اسمبلی کے اکثریتی ارکان نے ایم آر ڈی کی حمایت کا اعلان کر دیا

اسمبلی کے ۱۶۵ ممبروں نے اپوزیشن حکومتوں کو وزیراعظم پالیسی کا پول کھول دیا

### فوج نے فائرنگ کر کے ۱۳ افراد ہلاک ۳ زخمی کر دیئے

[illegible]

قارئین کو
عید مبارک

### بلیو پال اور سی آئی اے

[illegible]

بیرون وطن پاکستانیوں کا ترجمان
پندرہ روزہ
ٹورانٹو (کینیڈا)
الہلال
سالانہ زر خریداری (برائے الہلال) ۱۷ ڈالر
سالانہ زر خریداری (برائے کریسنٹ) ۲۰ ڈالر
سالانہ زر خریداری (برائے الہلال و کریسنٹ) ۳۵ ڈالر
Name ....................
Address ....................
....................
Postal Code .................. Telephone ..................
زر خریداری کا چیک "کریسنٹ" کے نام لکھئے اور پتہ ذیل پر بھیجئے
338 Hollyberry Trail, Willowdale, Ontario
Canada M2H 2P6 Ph: (416) 474-9292, 493-4374
اگر آپ اسلامی تحریک کا بین الاقوامی ترجمان "کریسنٹ" (انگریزی)
بطور نمونہ حاصل کرنا چاہیں تو یہاں نشان لگا دیجئے
→

## سندھ میڈیکل کالج کے طلبہ میں شدید تصادم ایک شخص ہلاک ۵ شدید زخمی

ہوسٹل کے گیٹ پر پرچم لہرانے پر ۳۵ منٹ تک سخت فائرنگ ہوتی رہی

### گرفتار ہونے والے ڈیڑھ سو طلبہ میں سے دس کے خلاف مقدمہ

[illegible]

### ایروفلوٹ کے دفتر پر بم پھینکنے والوں کا سراغ نہیں ملا

[illegible]

### جیلوں میں ۳۵ ہزار بچے قید ہیں

[illegible]

[illegible]